منقبت

ٹھہرو ٹھہرو مسلمانوں ٹھہرو ذرا
ہم ادھر جائیں گے تم کدھر جاؤ گے
دل مچلنے لگے آ گئی کربلا
ہم ادھر جائیں گے تم کدھر جاؤ گے

دیکھو دیکھو ہے بچھا ہوا آسماں
پاک بازوں کی محفل جمی ہے یہاں
انبیاء پڑھ رہے ہیں حدیثِ کساء

اِس زمیں پر ہی ملتے ہیں دونوں جہاں
ہے علاجِ غمِ دین و دنیا یہاں
ہے یہیں پر شفا اور خاکِ شفا

خود یہاں موت ہے زندگی کی امیں
یاں پہ کوئی کسی کا مخالف نہیں
چل رہی ہے ہوا جل رہا ہے دیا

382 گھومتے پھرتے رہتے ہیں روح الامیں
رقص کرتے ہیں پیہم اجالے یہیں
جھومتی ہے یہیں رحمتِ کبریا

دین سے ناگواری گوارا نہیں
مصلحت کا یہاں پر گزارا نہیں
اِس جگہ صاف ستھری ہے آب و ہوا

با ادب با ادب با ادب با ادب
جلوہ فرما ہے خود ساقیِ تشنہ لب
آنے والا ہے گردش میں جامِ ولا

چلنا ہے تو چلو ورنہ ہو جاؤ گم
اب ہماری طرف سے کہیں جاؤ تم
اتنا سمجھا چکے ہو گئی انتہا

اِس علاقے میں کوئی منافق نہیں
یوں تمہارا تو جانا مناسب نہیں
آرہی ہے علیؑ یاعلیؑ کی صدا

382

وہ جو بازو بریدہ علمدار ہے
وہ جو نہجِ وفا کا قلمکار ہے
ہے یہیں وہ شہریارِ شہرِ وفا